www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منزلِ عشقِ حقیقی

از عرفہ سہیل

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"دیکھو حریم پینک نہ کرنا لیکن کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہے۔"اس نے پریشانی پر قابو رکھتے ہوئے کہا اور دوسری طرف حریم کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا پیچھا کر رہا ہے اور ایسے میں تم گھر جانے کی بجائے یہ کدھر جا رہی ہو؟"اس نے تشویش سے پیچھے مڑ کر پیچھے آتی گاڑی میں بیٹھے انسان کو دیکھنے کی کوشش کی۔

"تم نے کیا زبان کے ساتھ عقل بھی کرائے پر دے دی ہے مجھے؟"اس نے اس دن والی حمزہ کی بات دہراتے ہوئے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی تو پیچھے آتی گاڑی کی سپیڈ بھی بڑھ گئی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟"اس نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔

"میری معصوم برتھ ڈے گرل اگر اسے تمہارے گھر تک لے گئے تو اپنے فارغ اوقات میں تمہارے گھر کے باہر بلکہ عین ممکن ہے گھر کے اندر بھی پایا جائے۔۔۔۔ ہاں اگر تمہیں اس کی مہمان نوازی کرنے میں مسئلہ نہیں کوئی تو چلتے ہیں۔"اس کی بات پر حریم کو رات آہل کا گھر میں گھسنا یاد آیا۔

"تو۔۔۔۔۔پھر۔۔۔۔کیا۔۔۔کریں۔۔۔اب؟؟"پریشانی کی وجہ سے اس کے منہ سے الفاظ ادا نہیں ہو رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں سوچ رہی تھی اسے تمہاری برتھ ڈے پارٹی میں بلا لیتے ہیں مفت کا کھانا ملے گا تو شاید ہمیں چھوڑ دے۔۔۔۔بے وقوف انسان پولیس کو فون کرو شکل کیا دیکھ رہی ہو میری۔۔"اس کی بات سن کر حریم نے پولیس کو فون کیا اور ان کو ساری صورتحال سے آگاہ کیا ان کی ہدایات کے مطابق حرا نے گاڑی قریبی پولیس سٹیشن کے آس پاس گھمانی شروع کر دی اتنی دیر میں کچھ اہلکار فاصلے سے حمزہ کی گاڑی پر نظر رکھے ہوئے تھے تاکہ تسلی کر سکیں کہ کہیں لڑکیاں جھوٹ تو نہیں بول رہیں۔۔

"یہ لڑکیاں آخر کر کیا رہی ہیں؟"حمزہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ ایک پولیس وین اس کی گاڑی کے سامنے آ کر رکی اور ایک پولیس آفیسر نے آ کر اس کی گاڑی کا شیشہ بجایا۔

"جی سر کیا مدد کر سکتا ہوں میں آپکی۔۔"وہ دیکھ چکا تھا کہ حرا کی گاڑی بھی رک گئی ہے اس لیے اس کے سر پر خطرے کی گھنٹی بجنا شروع ہوئی۔

"مدد تو اب تمہاری ہم کریں گے نکلو باہر۔۔"پولیس اہلکار نے اسے کالر سے پکڑ کر باہر نکالا اور دوسری طرف سے حریم بھی حرا کے ساتھ باہر نکل آئی۔

"اوئے تم؟؟؟؟"حرا دور سے ہی چلائی۔

"آپ جانتی ہیں اس کو؟"پولیس آفیسر نے پوچھا۔

"جی جی سر جانتے ہیں بلکل جانتے ہیں آپ سوچ نہیں سکتے کتنا بڑا لفنگا ہے یہ ہمارے گھروں تک پہنچ گیا ہے۔"اس نے رونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا تو حریم کے ساتھ حمزہ نے بھی چونک کر اسے دیکھا۔

"سر جھوٹ بول رہی ہے یہ۔۔"اس نے اپنے دفاع میں کہا۔

"اوہ۔۔۔میں جھوٹ بول رہی ہوں سر میں آپ کو بتاتی ہوں اس نے ہم دونوں کے گھر رشتہ بھیجا کہ کہیں سے تو ہاں ہو گی لیکن ہم اس کی ان ہی حرکات سے واقف تھے اس لیے انکار کر دیا اسکے بعد سے اس نے ہمیں اور بھی تنگ کرنا شروع کر دیا اور ہم تو ہم یہ تو ہماری یونیورسٹی بھی آجاتا ہے لڑکیوں کو چھیڑتا ہے سیٹیاں مارتا ہے اور ایسی ایسی باتیں کرتا ہے کہ بس کیا بتاوں آپ کو سر۔۔"دونوں کانوں کو باری باری چھو کر توبہ کرنے کے انداز میں کہا۔

"اور تو اور سر اس نے میری اس معصوم دوست کا فیس بک اکاونٹ بھی ہیک کر لیا ہے اور اسے بلیک میل بی کرتا ہے ہیں نا حریم؟؟"وہ حریم کی طرف مڑی لیکن اس نے ایک لفظ نہ بولا اور بس اسے گھورنے لگی پھر ایک نظر اٹھا کر حمزہ کی طرف دیکھا اور فوراً نظریں پھیر لیں کچھ دیر کے لیے حمزہ کی آنکھیں جو غصے سے لال ہو گئی تھیں حریم پر ٹک گئیں۔

"دیکھا سر کیسے گھور رہا ہے اسے اور اس بیچاری سے تو خوف کے مارے کچھ بولا بھی نہیں جا رہا۔۔۔کوئی بات نہیں حریم فکر نہ کرو یہ پولیس والے سب سنبھال لیں گے اور سر اس پر تو آپ لڑکیوں کا پیچھا کرنے ان کو چھیڑنے سائبر کرائم ہر چیز کا پرچہ کاٹیں۔۔۔۔دیکھیں تو میری دوست کتنا گھبرا گئی ہے۔" وہ نرمی سے اس کا کندھا سہالتے ہوئے بولی۔

پولیس آفیسر اسے ہتھکڑی لگانے لگا باقی اہلکار واپس وین میں جا کر بیٹھ گئے۔ حرا موقع پا کر حمزہ کے قریب ہوئی اور سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"آج کے بعد ہمارے پیچھے آنے سے پہلے سو بار سوچنا ورنہ اگلی بار دہشت گرد بنا کر آرمی کے حوالے کروں گی۔" وہ کہتے ہو دو قدم پیچھے ہوئی۔

"کیا تمہیں اتنا پتا ہے میں کون ہوں؟" اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔

"اگر تمہیں نہیں پتا کہ تم کون ہو تو مجھے کیسے پتا ہو گا۔۔۔سر دیکھیں آپ کے سامنے ہی دھمکیاں دے رہا ہے۔" وہ معصوم شکل بنا کر گھبرائے انداز میں بولی۔

"بے فکر رہیں باجی اسے ہم دیکھ لیں گے۔" باجی سن کر حرا کا منہ کھلا رہ گیا اس نے اوپر سے نیچے تک اس پچاس پچپن سال کے آفیسر کو تین بار دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"باجی تو نہ کہیں انکل میں آپ کی بیٹی نہیں بلکہ پوتی کی عمر کی ہوں۔" حریم کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

"اچھا اب ہم چلتے ہیں۔" کہتے ہی حرا کو بازو سے کھینچ کر گاڑی تک لائی اور گاڑی میں بیٹھ کر اسے گھورنے لگی۔

"کیا ضرورت تھی اس پر اتنے جھوٹے الزام لگانے کی؟" وہ دونوں ہاتھ باندھے اس سے سوال کر رہی تھی۔

"ارے ضرورت تھی کیوں نہیں تھی اب دو مہینے حوالات میں رہے گا اور پولیس سے چھترول ہو گی تو ہمارے پیچھے آنے سے پہلے ہزار بار سوچے گا۔" اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اطمینان سے جواب دیا۔

"بہت بری بات ہے حرا۔" اس نے جیسے اسے شرمندہ کرنے کی آخری کوشش کی۔

"اچھا۔۔۔۔واقعی۔۔۔۔اب تو مجھے بھی برا لگ رہا ہے۔" اس نے شرمندہ ہونے والے انداز میں کہا۔

"سچ میں؟" وہ اپنی کوشش پوری ہونے پر خوش ہو ہی رہی تھی کہ اسکی اگلی بات نے اس کی خوشی اڑا دی۔

"ہاں یار ایک کام کرتے ہیں تمہارا اڈریس اور فون نمبر اسے دے دیتے ہیں اسی کے لیے تو پیچھا بھی کر رہا تھا اور اس کا پیٹرول بھی بچ جائے گا ویسے بھی بہت مہنگا ہو گیا ہے اور پھر تمہیں اتنی ہمدردی بھی تو ہو رہی ہے اس سے۔" اس نے چٹکی بجاتے ہوئے آئیڈیا دیا۔

"شٹ اپ!" کہتے ہی وہ دوسری طرف منہ کر کے باہر دیکھنے لگی اور حرا نے ہنستے ہوئے گاڑی حریم کے گھر کی طرف موڑ لی۔

حمزہ کو وہ زبردستی وین میں بیٹھا کر پولیس سٹیشن لے جا چکے تھے۔ ایک حوالدار نے اسے لاک اپ میں کچھ اور قیدیوں کے ساتھ بند کر دیا۔

"کھولو مجھے۔۔۔۔ مجھے اپنے وکیل کو کال کرنی ہے۔۔۔ فون دو مجھے۔" وہ سلاخوں پر ہاتھ مارتا ہوا چلایا تب ہی ایک قیدی کھسک کر اس کے قریب ہوا۔

"اوئے بات سن۔۔۔۔۔ یہ جو افسر ہے ناں اس کو شور پسند نہیں ہڈیاں تڑوا دے گا تیری۔۔۔ ابھی بیٹھ جا آرام سے تھوڑی دیر بعد دوسرے افسر کی ڈیوٹی شروع ہو جائے گی اسے تھوڑا خرچہ پانی دے کر جسے فون کرنا ہو کر لینا۔" اس نے پہلی انگلی اور انگوٹھے کو آپس میں مسلتے ہوئے کہا۔ حمزہ اس کی بات سمجھتے ہوئے زمین پر بیٹھ گیا۔

"ویسے کس جرم میں لایا گیا ہے تجھے یہاں ؟"اس نے دوستانہ انداز میں پوچھا۔

"لڑکیوں کا پیچھا کر نا ان کو بلیک میل کرنا اور پتا نہیں کیا کیا۔"اس نے ناگواریت سے کہا۔

"خوب صورت تھیں کیا وہ جن کا پیچھا کر رہے تھے ؟"اس نے اپنے پیلے دانت نکالتے ہوئے کہا تو حمزہ نے اسے گھوری سے نوازا جس پر وہ خاموش ہو کر ایک طرف بیٹھ گیا۔

"عجیب مصیبت ہے۔"اس نے غصے سے سلاخوں پر ہاتھ مارا۔

"حمزہ کو بھیج دیں۔"اس نے اپنی سیکرٹری کو کہا سوٹ میں ملبوس جیل سے بال سیٹ کیے وہ اپنے علیشان دفتر میں بیٹھا کافی بہتر لگ رہا تھا۔

"سر۔۔۔۔حمزہ سر تو آج نہیں آئے۔"وہ اس کے سامنے فائلز رکھتے ہوئے بولی۔ اسے حیرت ہوئی کیوں کہ حمزہ کبھی بنا بتائے چھٹی نہیں کرتا تھا۔

"سر ویسے حمزہ سر بتا رہے تھے کہ کل آپ کی طبیعت بہت خراب تھی۔آپ کو آج ریسٹ کرنا چاہیے تھا کہیں پھر سے طبیعت بگڑ نہ جائے۔"اس نے ایک لٹ پیچھے کرتے ہوئے فکر مندی سے کہا۔اس کی بات پر آہل کے ماتھے پر بل پڑے۔

"مس لائبہ آپ کو یہاں آفس کے کاموں کے لیے رکھا گیا ہے میری بے بی سٹنگ کے لیے نہیں تو اسی پر دھیان دیں۔۔۔اور اس مہینے آپ کی پانچ چھٹیاں ہو چکی ہیں جب کہ ہر امپلائی کو ایک ماہ میں دو چھٹیوں کی اجازت ہے تو یہ مزید ایک ہفتہ چھٹیوں کی آپکی درخواست رد کی جاتی ہے اب آپ جا سکتی ہیں۔" کہتے ساتھ اسکی درخواست پر ریجیکٹڈ لکھ کر اس کے آگے کی جسے اٹھا کر وہ اس کے کیبن سے باہر نکل گئی۔

"ہنہ جتنا گڈ لکنگ ہے اتنا ہی خردماغ بھی۔" اسے کوستی وہ اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی۔

اس کے جانے کے بعد وہ حمزہ کو کال ملاتا اپنے کیبن سے باہر نکلا اور گاڑی تک پہنچنے تک وہ تین بار اسے کال کر چکا تھا لیکن اس کا فون مسلسل آف جا رہا تھا۔وہ گاڑی میں بیٹھا اور پچھلی سیٹ پر دیکھا جہاں کچھ سامان رکھا تھا اور مسکرایا آج کا دن اس کے لیے بہت خاص اور یادگار تھا اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا لیکن وہاں پہنچنے تک وہ حمزہ کو ان گنت کالز کر چکا تھا لیکن اس کا فون بند تھا اور یہی چیز اسکو پریشان کر رہی تھی۔

وہ گھر کے قریب پہنچ چکے تھے لیکن وہ ابھی تک اس سے بات نہیں کر رہی تھی۔گاڑی اس کے گھر کے سامنے رکی۔

"اچھا اب میں آؤں یا چلی جاؤں؟" ہر شرارت ایک طرف لیکن اس کی ناراضگی وہ

برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"مرضی تمہاری۔" اس نے کہہ کر گاڑی کا دروازہ کھولا اور اتر گئی اور وہ دور گاڑی میں بیٹھا اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"ارے بڑی بے مروت لڑکی ہو تم حریم انسان دل رکھنے کے لیے ہی کہہ دیتا ہے کہ آجاؤ چلو کوئی نہیں میں خود آجاتی ہوں۔" وہ چابی سے گھر کا دروازہ کھول رہی تھی جب اسے پیچھے سے حرا کی آواز سنائی دی۔ دروازہ کھول کر وہ دونوں اندر گئی وہ دور کھڑا ان کو دیکھ رہا تھا احتیاطاً تھوڑی دیر کے لیے رک گیا کہ کہیں حرا واپس باہر نہ آجائے۔

"وہ یقیناً اپنی دوست سے غصہ ہے۔ بچپن کی طرح ابھی بھی غصے میں اس کی ناک لال ہو جاتی ہے۔" وہ خود کلامی کرتے ہوئے ہنس دیا۔

"انکل نہیں ہیں کیا گھر پر؟" اندر آتے ہی اس کے سوال جواب شروع ہو گئے۔

""دکھ رہے ہیں؟"

"ہیں؟ آآآ نہیں۔۔۔" اس نے حریم کے برابر صوفے پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"تو مطلب نہیں ہیں۔۔۔۔ شہر سے باہر گئے ہیں شام تک آئیں گے۔" حرا نے اپنا اگلا سوال تیار رکھا ہوا تھا کہ اس کے پوچھنے سے پہلے ہی حریم نے جواب دے دیا۔

"اچھا یار سوری ناراض تو نہ ہو۔" کہتے وہ اس کے گلے لگ گئی۔

"کیا ہے ہٹو جو مرضی کرو مجھے کیا تم اپنا اچھا برا خوب جانتی ہو مجھے کسی بات سے کوئی مسئلہ نہیں۔۔" وہ کہہ کر اٹھی اور دوسرے صوفے پر بیٹھ گئی۔اس کی بات پر ہر وقت چہکتی حرا مرجھا گئی۔وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی اور کان پکڑ لیے۔

"سوری۔۔"اس نے دائیں طرف منہ موڑ لیا حرا دائیں طرف آئی تو اس نے بائیں طرف کر لیا حرا بائیں طرف بھی کان پکڑے آ کھڑی ہوئی۔

"اچھا ناں سوری میرا پیارا لڈو کہہ رہی ہوں ناں اب نہیں کروں گی اب غصہ چھوڑ دو ویسے بھی غصے میں تمہارا منہ اور بھی پھول جاتا ہے بلکل مٹکے کی طرح۔" وہ اس کی گالیں کھینچتے ہوئے بولی حریم نے ایک نظر اسے دیکھا اور ہنس دی۔

وہ اس کو ہمیشہ ہی ایسے منا لیا کرتی تھی وہ اسے منانے کا ہنر جانتی تھی کیوں کہ حریم صرف اس کی دوست ہی نہیں بہن تھی۔

"حرا میں تمہاری بھلائی کے لیے ہی کہتی ہوں ہمیں پتا بھی نہیں کہ وہ کون ہے کیا کرتا ہے کہاں سے ہے تمہیں نقصان پہنچا سکتا ایک دن تمہارے یہ پنگے تمہیں بہت بھاری پڑیں گے۔"اس نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"ہاں ہاں میں سمجھ گئی تم فکر نہ کرو۔" اس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

لیکن حرا اور پنگے نہ لے ایسا ہو نہیں سکتا اور یہ بات حریم باخوبی جانتی تھی۔

"اچھا اب کچھ کھلاؤ گی بھی یا بھوکا مارو گی؟"

"میں پیزا آرڈر کرتی ہوں۔" وہ ابھی آرڈر کر ہی رہی تھی کہ آہل نے دروازے پر سامان رکھ کر بیل بجائی اور چلا گیا۔

"تم آرڈر کرو میں دیکھتی ہوں۔" حرا کہتی دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازے پر کوئی نہیں تھا بس سامان پڑا تھا وہ اٹھا کر اندر لے آئی۔

"حریم کوئی یہ سامان دروازے پر چھوڑ گیا ہے۔" وہ کہتی سامان لائی اور میز پر رکھا۔ کالے پھول کیک ایک ڈبہ اور ایک نوٹ تھا۔ حریم نے نوٹ کھولا۔۔

"ہیپی برتھ ڈے ایماء اب چھپانے کا فائدہ نہیں کیوں کہ تم لوگ مجھے پہچان چکے ہو لیکن پتا نہیں کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے تم نے نہیں پہچانا یا شاید ناراض ہو لیکن مجھے یقین ہے وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا۔" اس نے نوٹ پھاڑا ایک ایک کالے گلاب کو نوچ نوچ کر توڑا ڈبہ کھولا جس میں ایک خوبصورت میکسی تھی۔۔اسے اپنے ہاتھوں سے زور لگا کر پھاڑ پھر بھی اس کا دل نہ بھرا تو کیک کا ڈبہ کھول کر اسے ڈسٹ بن میں پھینک دیا حرا بھی کیک پر لکھا ہیپی برتھ ڈے ایماد یکھ چکی تھی۔

اس کام سے فارغ ہوئی تو ماضی کی ایک دھندلی یاد اس کے دماغ پر حاوی ہوئی اور اس کا

سر درد سے پھٹنے لگ گیا۔

"آپ مجھے ایماء کیوں کہتے ہیں؟"

"کیوں آپ کو پسند نہیں؟"

"مجھے تو بہت پسند ہے۔"

"کیا میرے ماما پاپا نہیں چاچو۔۔۔۔"

"ایما۔۔۔نام سے کیوں نہیں بلاتے۔۔۔۔ماما۔۔چاچو۔۔۔"

دھندلی یادیں کچھ پورے کچھ ادھورے جملے آوازیں دھندلے چہرے ہر چیز اس کے دماغ میں گھوم رہی تھی۔وہ ان آوازوں سے بچنے کے لیے کانوں پر ہاتھ رکھے زمین پر بیٹھتی گئی اور چلانے لگی۔

"چپ ہو جاؤ بس کرو۔۔"

حرا بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی وہ جانتی تھی کہ اب کیا کرنا ہے اس نے حریم کے بیگ سے دوا نکال کر اس کے منہ میں ڈال؛ جس سے اسکی حالت میں بہتری آئی۔وہ ایسے ہو بے سدھ حرا کے کندھے پر سر رکھے زمین پر بیٹھ گئی۔

"میر آہل اگر اب تم واپس آ بھی گئے ہو تو میں تمہیں اپنی دوست کو مزید تکلیف دینے

نہیں دوں گی۔" اس نے دل میں سوچا اور حریم کا سر سہلانے لگی۔

جاری ہے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews